بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا اسلام عورتوں کو حقوق نہیں دیتا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک غیر مسلم کہتا ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اسلام میں خواتین کی عزت نہیں، اسلام صرف مردوں کے لئے ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں خواتین کو غلام کی طرح کیوں رکھتے ہیں؟ خواتین کو اپنے حقوق حاصل کیوں نہیں؟

جواب

سب سے پہلے تو تمہید کے طور پر اسلام سے قبل عورت کا مقام اور اسلام کی انقلابی تعلیمات پر نظر ڈال لیں:

اسلام کی آمد سے قبل، بالخصوص عرب معاشرے اور دنیا کے دیگر حصوں میں بھی، عورت کا مقام انتہائی پست تھا۔ اسے بہت سے بنیادی انسانی حقوق حاصل نہ تھے۔ ایک طبقہ بیٹی کی پیدائش کو باعثِ عار سمجھتا تھا جبکہ بعض قبائل میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی وحشیانہ رسم موجود تھی۔ عورت کو مرد کی ملکیت سمجھا جاتا، اسے وراثت میں کوئی حصہ نہیں ملتا تھا، اور اس کی گواہی تک معتبر نہ سمجھی جاتی تھی۔ اسلام نے آکر ان تمام فرسودہ وظالمانہ نظریات ورسومات کا خاتمہ کیا۔ اسلام نے عورت کو وہ عزت، وقار اور حقوق عطا کیے جس کا تصور بھی اس وقت محال تھا۔ اسلام نے واضح کیا کہ مرد اور عورت، بحیثیت انسان، اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہیں اور دونوں کے حقوق و فرائض متعین ہیں جن کا مدار ان کی جسمانی و نفسیاتی صلاحیتوں کے اعتبار سے متنوع ہے۔

(1) روحانی اور انسانی برابری:

اسلام کی سب سے پہلی اور بنیادی تعلیم یہ ہے کہ خدا کا قرب پانے کے اعتبار سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں فضیلت اور برتری کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا(35)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔" (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 35)

اور فرمایا: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةًۚ-وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(97)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے۔" (پارہ 14، سورۃ النحل، آیت: 97)

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ-اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔" (پارہ 26، سورۃ الحجرات، آیت، 13)

ان آیات سے واضح ہے کہ اللہ کے نزدیک مرد اور عورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں، دونوں ہی اللہ کے بندے ہیں اور دونوں ہی اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا پائیں گے۔

(2) عورت کا مختلف حیثیتوں میں اعزاز و اکرام

بیٹی کی پرورش، محبت و شفقت جنت میں داخلے کا ذریعہ:

اسلام نے بیٹی کی پیدائش کو باعثِ رحمت قرار دیا۔ صحیح مسلم کی حدیث پاک ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من عال جاريتين حتى تبلغا، جاء يوم القيامة أنا وهو وضم أصابعه" یعنی جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ اس طرح آئے گا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے اپنی دو انگلیوں کو ملایا)۔ (صحیح مسلم، جلد 04، صفحہ 2027، رقم الحدیث: 149-(2631)، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

مسند احمد کی حدیث پاک میں ہے: "لا تكرهوا البنات، فإنهن المؤنسات الغاليات" یعنی تم بیٹیوں کو ناپسند نہ کیا کرو بے شک وہ غمخوار اور بہت قیمتی ہوتی ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 28، صفحہ 601، رقم الحدیث: 17373، مؤسسۃ الرسالۃ)

ماں کا حق حسن سلوک میں باپ سے زیادہ:

اسلام نے ماں کو معاشرے میں سب سے زیادہ عزت و احترام کا مستحق قرار دیا۔ صحیح بخاری کی حدیث پاک ہے: "جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، من أحق الناس بحسن صحابتي؟ قال: أمك، قال: ثم من؟ قال: ثم أمك، قال: ثم من؟ قال: ثم أمك، قال: ثم من؟ قال: ثم أبوك" یعنی ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا: "پھر کون؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا: "تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا: تمہارا باپ۔ (صحیح بخاری، جلد 08، صفحہ 02، رقم الحدیث: 5971، دار طوق النجا)

مشہور حدیث پاک ہے: "الجنة تحت أقدام الأمهات" یعنی جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ (مسند شہاب، جلد 01، صفحہ 102،

رقم الحدیث 119، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

بیوی کا مقام:

اسلام نے بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے حقوق کی ادائیگی کی پر زور تاکید کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا:
"خیر کم خیر کم لأهله وأنا خیر کم لأهلي" یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے لیے بہترین ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہترین ہوں۔ (سنن الترمذی، جلد 06، صفحہ 192، رقم الحدیث: 3895، دار الغرب الاِسلامی، بیروت)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو۔ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت، 19)

(3) معاشی حقوق:

اسلام نے عورت کو وہ معاشی حقوق عطا کیے جو اس سے پہلے کسی مذہب یا معاشرے نے نہیں دیے تھے۔

ملکیت کا حق:

عورت اپنی ذاتی جائیداد، خواہ وہ اس نے کمائی ہو، اسے وراثت میں ملی ہو یا تحفے کے طور پر، اس کی مکمل مالک ہوتی ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اسے خرچ کر سکتی ہے، کاروبار میں لگا سکتی ہے، یا کسی کو ہبہ کر سکتی ہے۔ شوہر کو اس کی اجازت کے بغیر اس کی ملکیت میں تصرف کا کوئی حق نہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "مردوں کے لئے ان کے اعمال سے حصہ ہے، اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال سے حصہ ہے۔" (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت: 32)

وراثت کا حق:

اسلام پہلا مذہب ہے جس نے عورت کو باقاعدہ طور پر وراثت میں حصہ دار ٹھہرایا۔ بیٹی، بیوی، ماں، اور بہن کی حیثیت سے عورت کا وراثت میں متعین حصہ ہے۔ سورۃ النساء کی آیات 7، 11، 12 اور 176 میں وراثت کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔
بعض لوگ عورت کے حصے کو مرد کے مقابلے میں نصف ہونے پر اعتراض کرتے ہیں (مثلاً بیٹی کو بیٹے کے مقابلے نصف)، لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے مرد پر عورت (بیوی، بیٹی، ماں، بہن) کی کفالت کی مکمل ذمہ داری ڈالی ہے، جبکہ عورت پر ایسی کوئی مالی ذمہ داری نہیں۔ اس کا مال صرف اسی کا ہے۔ اس تقسیم میں حکمت اور انصاف پوشیدہ ہے۔

مہر کا حق:

نکاح کے وقت شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کو مہر ادا کرے۔ یہ عورت کا شرعی حق ہے اور اس کی ملکیت ہے۔ قرآن کریم میں حکم ہے: ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو۔" (پارہ 4، سورۃ النساء،

آیت، 4)

نان ونفقہ کا حق:

شادی کے بعد بیوی کے تمام اخراجات، یعنی کھانا، پینا، لباس، رہائش اور علاج معالجہ، شوہر کی ذمہ داری ہیں۔ یہ اس کی حیثیت اور رواج کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر بیوی خود بھی صاحب حیثیت ہو اور کماتی ہو، تب بھی اس کے اخراجات کی ذمہ داری شوہر پر ہی عائد ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿لِیُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِہٖ ؕ وَ مَنۡ قُدِرَ عَلَیۡہِ رِزۡقُہٗ فَلۡیُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰىہُ اللّٰہُ ؕ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىہَا ؕ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "مالی وسعت رکھنے والے کو چاہیئے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس میں سے خرچہ دے جو اسے اللہ نے دیا ہے، اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔" (پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت: 7)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: "فاتقوا اللہ في النساء۔۔۔ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف" یعنی عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو... ان کا تم پر حق ہے کہ تم انہیں معروف طریقے سے کھانا اور لباس فراہم کرو۔ (صحیح مسلم، جلد 02، صفحہ 886، رقم الحدیث: 147-(1218)، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(4) تعلیم کا حق:

اسلام نے علم حاصل کرنے کو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے: "طلب العلم فريضة على كل مسلم" یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔ (سنن ابن ماجہ، جلد 01، صفحہ 81، رقم الحدیث 224، داراحیاء الکتب العربیۃ) اگرچہ اس روایت میں "مسلمة" کا لفظ نہیں، لیکن "مسلم" کا لفظ عام ہے اور اس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں، اور دیگر شواہد اس کی تائید کرتے ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی خواتین عالمات، محدثات، فقیہات اور شاعرات سے بھری پڑی ہے، جنہوں نے علم کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود ایک عظیم عالمہ اور فقیہہ تھیں۔

(5) شادی اور خاندان میں حقوق:

نکاح میں رضامندی کا حق:

اسلام میں نکاح کے لئے عورت کی آزادانہ رضامندی شرط ہے۔ کسی بھی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا تنكح الأيم حتى تستأمر، ولا تنكح البكر حتى تستأذن، قالوا: يا رسول الله، وكيف إذنها؟ قال: أن تسكت" یعنی ایّم (غیر شادی شدہ یا بیوہ) عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے، اور کنواری لڑکی کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی اجازت کیسی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا خاموش رہنا (بھی اجازت ہے)۔ (صحیح بخاری، جلد 07، صفحہ 17، رقم الحدیث، 5136، دار طوق النجا)

سنن ابوداؤد کی حدیث پاک ہے: "أن جارية بكرا أتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت «أن أباها زوجها وهي كارهة، فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم" یعنی ایک لڑکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے اسے نکاح فسخ کرنے کا اختیار دے دیا۔ (سنن ابی داؤد، جلد 02، صفحہ 232، رقم الحدیث، 2096، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

خلع کا حق:

اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ نباہ نہیں کر سکتی اور علیحدگی چاہتی ہے تو اسلام اسے خلع کا حق دیتا ہے۔ وہ عدالت کے ذریعے یا باہمی رضامندی سے شوہر سے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے، اگرچہ اس کے لئے اسے شوہر سے لیا ہوا مہر یا کچھ مال واپس کرنا پڑ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾ ترجمہ کنزلعرفان: "اگر تمہیں خوف ہو کہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو قائم نہ کر سکیں گے تو ان پر اُس (مالی معاوضے) میں کچھ گناہ نہیں جو عورت بدلے میں دے کر چھٹکارا حاصل کرلے۔" (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت، 229)

شوہر کا انتخاب:

اگرچہ ولی کی اہمیت ہے، لیکن عورت کو اپنی پسند کے مطابق شوہر منتخب کرنے کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔

حسن سلوک کا حق:

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہترین سلوک کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس کا عملی نمونہ ہے۔

(6) سماجی اور قانونی تحفظ:

پردے کا حکم اور اس کی حکمت:

اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دیا ہے۔ یہ اس کی تذلیل یا قید نہیں، بلکہ اس کی عزت و آبرو کی حفاظت، اس کی شناخت اور وقار کو بلند کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عورت کو ایک "شے" (object) کے طور پر نہ دیکھا جائے بلکہ اس کی شخصیت اور کردار کو اہمیت دی جائے۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے۔" (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت، 59)

اسی طرح مردوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ﴾ ترجمہ کنز

العرفان: "مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" (پارہ 18، سورۃ النور، آیت، 30) اس کے فوراً بعد عورتوں کے لئے بھی اسی طرح کا حکم ہے۔

تہمت کے خلاف تحفظ:

اسلام نے عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے سخت قوانین بنائے ہیں۔ کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے، اگر وہ چار گواہ پیش نہ کر سکے، تو سخت سزا (80 کوڑے) مقرر کی ہے اور اس کی گواہی آئندہ کبھی قبول نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔" (پارہ 18، سورۃ النور، آیت، 4)

(7) مرد کی "قوامیت" کا صحیح مفہوم:

قرآن کریم کی آیت: ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔" (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت، 34) کی غلط تشریح کی جاتی ہے۔ "قوام" کا مطلب حاکمِ مطلق یا کلی اختیار والا آقا نہیں، بلکہ "منتظم"، "نگہبان" اور "ضروریات پوری کرنے والا" ہے۔ یہ فضیلت جسمانی ساخت اور معاشی ذمہ داریوں کے اعتبار سے ہے، نہ کہ انسانی شرف یا روحانی مرتبے کے لحاظ سے۔ اسلام خاندان کو ایک ادارے کے طور پر دیکھتا ہے اور ہر ادارے کے لئے ایک سربراہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معاملات منظم انداز میں چل سکیں۔ مرد کو یہ ذمہ داری اس لئے سونپی گئی کہ اس پر خاندان کی کفالت کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ یہ ایک اضافی ذمہ داری ہے، نہ کہ کوئی اضافی حقِ حکمرانی۔

(8) ثقافتی رسومات اور اسلامی تعلیمات میں فرق:

یہ ایک انتہائی اہم نکتہ ہے کہ بہت سی غلط فہمیاں مسلمانوں کے معاشروں میں رائج کچھ غلط رسومات اور رویوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، جن کا اسلام کی اصل تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر: لڑکیوں کو تعلیم سے محروم رکھنا، زبردستی شادیاں کرنا، عورتوں پر تشدد کرنا، غیرت کے نام پر قتل کرنا، وراثت میں عورتوں کو ان کا شرعی حصہ نہ دینا، یہ تمام اعمال اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہیں اور جہالت اور مقامی ثقافتی اثرات کا نتیجہ ہیں۔ اسلام کا فیصلہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہونا چاہیے، نہ کہ بعض مسلمانوں کے غلط طرز عمل سے۔

خلاصہ کلام:

اسلام عورت کو غلام لونڈی نہیں بناتا، بلکہ اسے ایک باعزت، باوقار اور خودمختار فرد کی حیثیت سے تسلیم کرتا ہے۔ اسلام نے عورت کو وہ حقوق (روحانی، انسانی، معاشی، تعلیمی، معاشرتی، قانونی) عطا کیے ہیں جن کی بدولت وہ معاشرے میں ایک فعال اور مثبت کردار ادا

کر سکتی ہے۔ مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں، ایک دوسرے کے حریف نہیں بلکہ مددگار اور ساتھی ہیں۔ دونوں کے دائرہ کار اور ذمہ داریاں فطری صلاحیتوں کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں، لیکن انسانیت، عزت اور بنیادی حقوق میں دونوں برابر ہیں۔ اس موضوع پر مفصل طور پر مطالعہ کرنے کے لئے ہماری کتاب "عورت اور قرآن" کا مطالعہ کریں جو یقیناً اس موضوع پر مزید گہرائی اور تفصیل فراہم کرے گی۔ تاہم اصل ضرورت اسلام کو اس کے حقیقی مآخذ یعنی قرآن و سنت سے سمجھنے کی ہے، نہ کہ سنی سنائی باتوں یا متعصبانہ پروپیگنڈے سے متاثر ہونے کی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء